یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISD No. 352

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

اہلحدیث

جلد ۱ — نمبر ۲۵

امرتسر ۱۲ صفر سنہ ۱۳۲۲ ہجری مطابق ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ مبارک

SOHDRA 29 JAN 66

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ للعہ

والیان ریاست سے ۔ للعہ

روٴسا اور جاگیرداروں سے ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ عہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت ۔ بیرنگ ۳ کا ٹکٹ آنا چاہیے

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے ۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینجر ہونی چاہیے ۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہیے

اہلحدیث کی ترقی

جب ہم نے اہلحدیث کی ترقی کے عنوان سے ناظرین کو خوشخبری سنائی ہے کہ بجائے ۸ صفحہ کے ۱۲ صفحہ کیے جاویں گے ناظرین اہلحدیث نے ایک عجیب عملی خوشی کا اظہار کیا ہے جو لفضلہ تعالیٰ اہلحدیث کی قبولیت کی دلیل ہے۔ واضح ہو کہ ہم نے یہی لکھا تھا کہ ترقی مدیث ہوگی کہ ہر ایک خریدار کم از کم دو خریدار مستقل پیدا کرے جس کی طرف گو سب احباب نے توجہ نہ کی مگر تاہم بعض دوستوں نے دلی توجہ سے اس کمی کو پورا کرنا چاہا ہم احباب ذیل شکریہ کے خاص مستحق ہیں:- چودھری عبدالدین یتیم ضلع گوجرانوالہ ۔ مولوی محمد ابراہیم کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ ۔ میر مصطفیٰ علی ناگپور ۔ شیخ محمد ابراہیم اون دملک براس ۔ منشی عبدالروٴف باسم ۔ مولوی محمد محی الدین بنگلور ۔ مولوی احمد زمان بلامپور ۔ مولوی حافظ محمد الدین ضلع بستی ۔ شیخ محمد نوح خان محمد ضلع لدھیانہ ۔ مولوی عبدالرحیم دیناجپور ۔ محمد عبدالوکیل دہلی ۔ سواں محمد حیات ۔ م

آخر عربی کی فتح ہوئی

ہترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دعا گوئید
اجابت از درِ حق بہرِ استقبال می آئید

عربی کی مخالفت میں علیگڈھ پارٹی کے مضامین اور اُن کی تردید ناظرین اہلحدیث کی نظروں سے سابقہ نمبروں میں گذر چکی ہیں ہرچند ان مضامین کو دیکھکر علیگڈھ پارٹی کے حامیوں نے اہل حدیث کے حق میں اِنَّ هٰؤُلَاۤءِ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ کے ہم معنے الفاظ میں خفگی ظاہر کی مگر آخر بقول ع

زاہد! تیرا خدا ہے - کیا میرا خدا نہیں؟

عربی کو کامیابی ہوئی - مگر اس کی تفصیل بتلانے سے پہلے علیگڈھ پارٹی کے ایک مضمون کا جواب بھی دیتے ہیں - گو ضروری نہیں - کیونکہ جنگ ہماری تندرستی ہو گیا - تو اب طبیبوں کے بحث مباحثے کیا فایدہ دے سکتے ہیں - مگر اس خیال سے کہ ناظرین کو آئیندہ کے لئے علم حاصل ہو سکے کہ عربی کی مخالفت کرنیوالے کیسے کیسے کمزور تار عنکبوت سے بھی ضعیف دلائل سے کام لیتے ہیں - لیکن امر واقعی بھی یہی ہے - کہ حق کے مقابلے پر زبردست دلائل لائیں تو کہاں سے - ذرا مہاشیوں اور آریوں کو دیکھو کہ کیسے کیسے بیہودہ اعتراضات اور دلائل سے کام چلا رہے ہیں :-

وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

مورخہ ۱ اپریل کے علیگڈھ گزٹ میں عربی کی مخالفت میں ایک مراسلہ شائع ہوئی ہے - جسمیں صاحب مراسلہ نے (جو ایک بڑے تجربہ کار پنشنر جج ہیں) عربی کی عدم ضرورت کے دلائل لکھتے ہیں کہ عربی زبان بحیثیت دین کے متبرک سمجھنے میں ایک قسم کی غلطی ہے - عربی زبان دین اسلام کی ہرگز نہیں - کیونکہ اسلام سے پہلے بھی تھی - اگر پیغمبر اسلام کسی اور ملک میں پیدا ہوتے - تو ضرور قرآن کی زبان وہی ہوتی - صاحب مراسلت کی اس دلیل سے معلوم ہوا - کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مسلمانوں کا کوئی تعلق اور مطلب نہیں - بس یہی کہ قرآن اُن کی معرفت ملا ہے - اگر قرآن شریف کسی اور شخص کی معرفت ملتا - تو اُسی سے ہم حاصل کر سکتے - تھے بلکہ اخلاقی طور پر اسکو اور وسیع کریں - تو یہی کہسکتے ہیں - کہ ماں باپ کا بھی ہمپر کیا حق ہے - اگر ہمکو خدا کسی اور کے نطفے سے پیدا کرتا - تو ہم اُسی کے بیٹے کہلاتے - اگر صاحب مراسلت یہ فرماویں - کہ گو یہ صحیح ہے - مگر آخر جو صورت وقوع میں آئی اُسکا حق بھی تو ہے - کہ اُسکو ملحوظ رکھا جائے - لیں جسطرح ہم اپنے باپ کی تعظیم کرتے ہیں - اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جان سے فدا ہیں اور اپنا آقا جانتے ہیں - اُسی طرح عربی زبان ہماری مذہبی اور قومی زبان ہے - ورنہ بتلاویں - بحیثیت مجموعی کل دُنیا کے مسلمانوں کی قومی زبان کونسی ہے؟ یہی معنے ہیں اُس حدیث کے جسمیں سرور کائینات فخر موجودات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ نے فرمایا ہے :- احبوا العرب لثلاث انا عربی والقرآن عربی ولسان اھل الجنۃ عربی - یعنے عرب کو تین وجہ سے پیار کیا کرو - ایک تو میں (خود بدولت) عربی ہوں - دوئم قرآن مجید تمہاری الہامی کتاب عربی ہے - سوئم اہل جنت کی زبان بھی عربی ہے - دگو کوئی نیچری جنت کو ایسا نہ مانے - مگر مسلمانوں کی قوم کا تو یہی خیال ہے - اسی قسم کی اور بھی دلیلیں ہیں - جنکا ذکر کرنا موجب طوالت ہے - بارے شکر ہے صاحب مراسلت نے یہ بھی تسلیم کیا ہے :- قرآن ملک عرب کی زبان میں چونکہ نازل ہوا ہے اسلئے ایک زمانے میں اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کے مقاصد اور مطالب اور منشا اور معانی اور مراد سمجھنے کے واسطے ضرور ہے کہ عربی زبان اعلےٰ درجہ کی حیثیت سے سیکھی جائے - بس یہی ہمارا مطلب ہے - کہ مسلمانوں میں عربی دان ہر زمانے میں اتنے رہنے چاہئیں - جو قرآن مجید کو اُسکی اصلی زبان میں سمجھکر دوسروں کو سمجھا سکیں - ہم نہیں کہتے - کہ تمام دنیا کے مسلمان اعلےٰ درجہ کی عربی میں مہارت پیدا کریں گو وہ کہتو ہیں کہ کریں - تو اُن کی سعادت ہے کہ اپنی قومی زبان کو زندہ رکھیں

پس آپکا یہ فرمانا - کہ ہر ایک مسلمان اسی غرض سے اعلےٰ درجہ پر عربی زبان کو نہیں سیکھ سکتا - بیشک صحیح ہے ہمارا بھی صاد ہے ع

شکر للہ کہ میان من و او صلح فتاد

اِس مختصر گفتگو کے بعد ہم اپنے ناظرین کو مژدہ سناتے ہیں کہ

عربی فتحیاب ہوئی

ahmadimuslim.de

کس طرح ہوئی؟ محض خدا کے فضل سے ہوئی ۱۲-۱۳ اپریل کو نواب محسن الملک مع دیگر اراکین کالج کے وفد (ڈیپوٹیشن) بنکر راجہ صاحب نان پارہ سے کالج کی امداد کیلئے لکھنؤ پہنچے - جہاں پر بغیر درخواست اور التجا کے آنریبل راجہ تصدق رسول خاں صاحب سی ایس آئی رئیس جہانگیر آباد نے مبلغ پانچ ہزار عربی تعلیم کے کلاس روم بنانے کو عنایت فرمایا۔ یہی معنے ہیں اس آیت کریمہ کے یَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ اس غیر مترقب امداد کے بعد وفد مذکور ہز آنر لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں بمقام لکھنؤ حاضر ہوا - تو ہز آنر نے فرمایا کہ اگر منتظمان کالج درخواست کریں گے - تو عربی تعلیم کے لئے ایک یورپین پروفیسر کالج کو دیا جاوے گا۔ پھر لکھا ہے کہ :- اب یہ مسئلہ ٹرسٹیوں (کالج کے منتظمان) کے سامنے پیش کیا جاوے گا۔ اور جو فیصلہ ٹرسٹی کریں گے مطابق اُس کے گورنمنٹ سے درخواست کی جائیگی ہم نہایت خوش ہیں - کہ یہ مسئلہ جس نے چند مہینے سے مسلمانوں میں بے اطمینانی پھیلا رکھی تہی - اور جو ایک معرکۃ الآرا اور مختلف فیہ مسئلہ ہو گیا تہا وہ نہایت خوبی سے فیصلہ ہوا اور جو غلط شکوک اور شبہات پیدا ہوئے تہے وہ دور ہو گئے "

گو ایڈیٹر صاحب علیگڈھ گزٹ نے خوشخبری سنائی ہے - خدا کرے منتظمان کالج بہی فیصلہ کریں - مگر اہلحدیث کو ابہی ایک کھٹکا باقی ہے - کہ عربی کی تعلیم کے لئے بہی یورپی پروفیسر؟ آہ! واللہ ؎

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بپائے مردئی ہمسایہ در بہشت

مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی

(گذشتہ سے پیوستہ)

مولوی چکڑالوی نے اپنے رسالہ کلاں "برہان القرآن" میں جو ماہواری رسالہ کی صورت میں چہپتا ہے حسب عادت شریفہ تین حدیثوں پر بڑی سختی سے اعتراض کئے ہیں - ایسی کہ پنڈت دیانند اور عبد الغفور [illegible] نے قرآن شریف پر جو زبان درازی کی ہے - وہ بہی اس سے کم ہے -

آپ نے رسالہ ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء میں تین حدیثوں کو نشانہ تشنیع کیا ہے فرماتے ہیں :- (۱) نماز فجر کے متعلق مسلم کی ایک حدیث میں لکھا ہے :-

وقت صلوة الصبح من طلوع الفجر ما لم تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس فامسك عن الصلوة فانها تطلع بين قرني الشيطان (مسلم مطبوعہ نولکشور ص ۲۲۳)	ترجمہ:- وقت نماز صبح کا فجر کے طلوع ہونے سے آفتاب کے طلوع ہونے تک ہے۔ پس جس وقت سورج طلوع ہو - تو نماز

سے ہٹ جا - کیونکہ تحقیق وہ درمیان شیطان کے دو سینگوں کے طلوع ہوتا ہے "

سورج کا شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہونا ملاحظہ ہو اب اگر اس حدیث کی بنا پر کوئی آریہ یا عیسائی اسلام پر ہنسی اڑائے تو اسکا کیا قصور؟ سورج بالاتفاق زمین سے کئی گنا بڑا ہے تو خیال کیجئے کہ شیطان کے سینگ کتنے بڑے ہونگے جنکے درمیان آفتاب سما جاتا ہے اور وہ خود شیطان کتنا بڑا ہوگا - جسکے اتنے بڑے سینگ ہیں اور پھر یہ شیطان اہلحدیث کے دلوں میں گھس بھی جاتا ہے اور وسوسے بھی ڈالتا ہے - یہ نہیں بتایا گیا - کہ شیطان کے سینگوں پر سورج کیوں لادا گیا ہے - بعض شارحین نے یہ وجہ لکہی ہے - کہ آفتاب پرست لوگ چونکہ بوقت طلوع سورج کی پرستش کرتے ہیں اسلئے شیطان سورج کو سینگوں پر اٹھا لیتا ہے تاکہ بجائے آفتاب کے اس کی پرستش ہو - اگر یہ بات ہے تو شیطان بوقت نماز اہلحدیث کے آگے کھڑا ہو جاتا ہوگا - تاکہ ان سب سے پہلے اپ کو سجدہ کرا دے اور ان سب کی نمازیں برباد کرے - کیا یہ عقل و دانش کی باتیں ہیں کیسی معقول حدیث ہے اور پھر شرح کیسی معقول ہوئی ہے بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ! کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے - کہ اللہ کا رسول جو عقل و دانش میں اپنے تمام لوگوں سے افضل ہوتا ہے - ایسی لغو اور بے ہودہ باتیں کہے ہرگز نہیں قطعاً ناممکن ہے ہمارے پیارے نبی کے ذمے یہ خرافات کسی ایسے شخص نے لگا دی ہیں جو کہ عقل کا بودا اور پورا وحشی اور آپ کا پکا دشمن کوئی یہودی یا عیسائی ہے ایسا قبیح کام کسی مسلمان باایمان

کا نہیں ہو سکتا۔ بیچارے امام مسلم نے بلا سوچے سمجھے بھی بن سے اسکو اپنی کتاب میں درج کر دیا ہے۔ عصر کے متعلق ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ سورج غروب ہوتے وقت بھی شیطان کے سینگوں میں جا چھپتا ہے۔ (انتہیٰ)

عجب لے مولوی صاحب! آپکو تو بڑا عربیت میں دعویٰ تھا۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ آپ ایسے بن گئے کہ کنوئیں کے مینڈک سے کچھ ہی زیادہ ہی بستے ہو آپ اہل القرآن بنے ہیں۔ کہ آریوں کیطرح بے سمجھی سے حدیث پر منہ پھاڑ پھاڑ کر اعتراض کرتے ہیں جس طرح آریوں کو ذہن میں جم رہا ہے۔ کہ مکر کے معنے فریب کے ہیں تو جہاں کہیں یہ لفظ آتا ہے۔ بس وہ یہی معنے جو بے سمجھی سے ذہن میں بٹھا رکھے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی نسبت بھی سمجھتے ہیں۔ وہی حال آپکا ہے کہ ق ر ن کے معنے آپ نے سینگ کے سمجھ لئے ہیں اسی لئے حدیث پاک کو سینگوں سے دھکیلنا چاہتے ہیں۔ مگر یاد رکھئے حدیث شریف وہ چٹان ہے کہ تم سے پہلے اس نے کئی ملحدوں کے سینگ توڑ ڈالے ہیں تم تو پہلو ہی سے معذور ہو۔ واللہ میں کبھی آپ کی نسبت ایسے لفظ نہ لکھتا۔ اگر آپ نے تھوڑی سی بھی تحقیق سے کام لیا ہوتا۔ غضب ہے! کہ آپ اتنا بڑا تو تحقیق کا دعویٰ کریں اور لڑتے بڑے گروہ حزب اللہ (اہلحدیث) سے سینگ ٹکرائیں اور سامانِ حرب آپکا یہ کہ قاموس اور مجمع البحار تک بھی نہ دیکھیں۔ دیکھئے مجمع البحار میں جو لغت حدیث کی ایک معتبر مسند کتاب ہے۔ اس حدیث کے متعلق کیا لکھا ہے۔

قیل القرن القوۃ ای حین تطلع یحرک الشیطان وینشط فیکون کالمعین لہا وقیل بین قرنیہ ای امتیہ الاولین والاخرین وکانہ تمثیل لمن یسجد لہ وکان الشیطان سول لہ ذالک فاذا سجد لہا کان الشیطان مقترنا بہا

یعنے اس حدیث کا مطلب بعض علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ قرن کے معنے قوت کے ہیں یعنے جس وقت سورج نکلتا ہے اور مشرک اس کی عبادت کرتے ہیں اور سجدے مناتے ہیں۔ تو شیطان خوش ہوتا ہے گویا وہ اس کا مددگار ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے۔ کہ دو قرنوں سے مراد ہے اسکی پہلی پچھلی دو قومیں (یعنے رات کے پجاری اور دن کے پجاری) گویا یہ ایک تمثیل ہے مشرکوں کی جو اوس وقت عبادت کرتے ہیں۔ کیونکہ شیطان نے انکی نظروں میں یہ (عبادت غیر کی) خوشنما کر رکھی ہے۔ پس جب وہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں تو گویا شیطان سورج کے ساتھ ہے۔

ان سب توجیہوں کی بنا یہ ہے۔ کہ لغت میں قرن کے معنے بڑے وسیع ہیں۔ دیکھو قاموس میں قریب ایک ورق کے اندر قرن کے معنے لکھے ہیں یہ بھی قوت لکھا ہوا۔ قرن الشیطان وقرناہ امتہ والمتبعون لرایہ او قوتہ وانتشارہ وتسلطہ یعنے شیطان کے قرن کے معنے اُس کی پارٹی اور اُس کی رائے پر چلنے والے ہیں۔ یا اُس کی قوت اور انتشار اور دباؤ اور زور ہے۔

پس خلاصہ یہ کہ سرورِ کائنات نے فرمایا کہ سورج نکلتے وقت چونکہ مشرک غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ تم ان کی ظاہری مشابہت سے بچو۔ اس کی مثال قرآن شریف سے سنو! چونکہ آپ اہل قرآن ہیں اسلئے قرآن کی تمثیل سے تو آپکو انکار نہ ہوگا۔ سنئے خدا فرماتا ہے۔

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

یعنے شراب اور جوا اور بت پرستی اور تیروں سے تقسیم (جو عرب کے مشرک فال ڈالا کرتے تھے) ناپاک شیطان کے کاموں سے ہیں۔ پس تم ان سے بچو تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

کیا اسپر بھی آپکی طرح کوئی آریہ اعتراض کرے کہ ان کاموں کو شیطان کے کاموں سے کہا گیا۔ کیا شیطان بت پرستی کرتا ہے یا شراب پیتا ہے۔ یا جوا کھیلتا ہے یا فالیں ڈالتا ہے۔ ہم نے تو کبھی اُسے ایسا کرتے نہیں دیکھا۔ تو آپ چونکہ اہل القرآن ہیں اس کا جواب تو کچھ دینے لگے۔ بس وہی جواب حدیث والے آپکو دینگے۔ کہ آیت اور حدیث دونوں کا مطلب یہی ہے۔ کہ سورج کے طلوع کے وقت مشرک بھی سجدہ کیا کرتے ہیں جس میں غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ کیا ضرور ہے۔ کہ تم مسلمان بھی اُن سے ظاہری مشابہت کرو۔

بہلا شیطان کیا ایسا ہی بیوقوف ہے۔ کہ لوگ تو نماز خدا کی پڑہیں

ahmadimuslim.de

اور عبادت خدا کی کریں اور وہ صرف سامنے کھڑا ہونے سے خوش ہو جائے کہ میں نے اپنی مراد پالی - اسکی مراد تو جب پوری ہو - کہ موجب اسکی کوشش کے مخلوق شرک و کفر میں مبتلا ہو - چنانچہ اسنے کہہ رکھا ہے

(ولا تجد اکثرھم شاکرین)

یعنے مخلوق میں سے بہت سے لوگ میری کوشش سے بدراہ ہو جاوینگے یہ نہیں کہ وہ تو عبادت کریں گے خدا واحد کی اور میں صرف اتنے ہی سے خوش ہو جاؤنگا - (باقی دارد)

التماس - علماء اہلحدیث اس کے سوا اگر کوئی اور جواب دینگے تو وہ بھی شائع کیا جائیگا - (ایڈیٹر)

اصلاح رسومات جدیدہ

گذشتہ سے پیوستہ

اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں - کہ آنحضرت کیوقت کے مسلمان کسطرح کے تھے اور ان کی حالت کیا تھی سنئے! اسوقت میں نہ شادی غمی میں خرافاتیں ہوتی تھیں - اور نہ خیر القرون میں ان حرکتوں کا وجود پایا جاتا ہے - یہ کل باتیں بدعت ہیں اسوقت میں سب مسلمان اور اہل اسلام کہلاتے تھے مثلاً بچہ پیدا ہوا - تو زچہ کو اسوقت تک جبتک خون نفاس آتا رہا - نماز روزہ سے باز رکھا گیا اب خواہ خون ایک روز آوے یا زائد مدت تک کیونکہ خون آنا عورت کے قوا پر ہے - عورت جتنی قوی ہوگی - اتنی ہی زائد مدت تک خون آویگا - وہاں یہ حالت نہ تھی کہ عورت کو ۴۰ یوم تک بیکار کر دیا جاوے اسکے پاس کوئی نہ بیٹھے اسکے برتن علیحدہ رہیں - بچہ خواہ وہ بیمار کیوں نہ ہو - اسکو دسواں بیسواں چالیسواں ضرور نہلایا جاوے زچہ کی چارپائی پر تلوار یا چاقو ضرور رکھا ہے - اور جب وہ چالیسواں نہا چکے تو کل مکان یا خاص اس پر جہاں زچہ کی چارپائی ہو قلعی ضرور ہو - اسکے تمام برتن قلعی کرا لئے جائیں چھٹے روز چھٹی نکالی جائے عورت کی گود میں پھول گنڈیری ترکاری بھری جاوے بچہ کیا پیدا ہوا ہوا گویا جسم شیطان کہ اس نے آتے ہی سبکو مشرک بنا دیا بجائے عقیقہ کے اسکے سر پر مدار سالار کی چوٹیاں رکھی جائیں اماموں کا فقیر بنایا جاوے اسطرح کے سبز کپڑے رنگے جائیں کھچڑا پکایا جاوے - شربت کیا جاوے علم نقرئی بنائے جائیں نذر لغیر اللہ کی رسم ادا ہو اور صاحبزادے صاحب ہتھیلی ڈالکر گھر گھر بھیک مانگیں چلئے بھیک مانگنا تو آگیا جب اور بڑے ہو تو منت کے موافق ۷ سال یا ۱۱ سال یا جس عمر کی نذر ہو - ختنہ کی ٹھہری مگر جبتک ختنہ نہ ہو - ہر سال حضرت پیر صاحب کی ہنسلی پڑنا اور ایک بلی کو جو آپ ہی کے نام کے بعض شہروں میں کھڑی ہوتی ہے سلام کرنا - اور گیارھویں کرنا اور بلی پر غلاف چڑھانا ضرور ہوتا ہے خدا خدا کرکے ختنہ کا دن آیا - تو وہ آفت کہ خدا بچائے ڈھول باجا رنڈیاں بھانڈ ڈومنیاں آتش بازی سب کچھ موجود ہے صاحبزادے کے سر سہرا لٹک رہا ہے - کہاروں کی طرح ایک جامہ اور سر پر ایک گل کوری بدھنی اور صاحبزادے کا ختنہ کیا بدھنی یہی تھا یہ صاحبزادے ہوں گے پھر مکان میں آکر استرا اتارا گیا اور اور نہ معلوم کس کس کے نام کی نذریں دلائی گئیں اور پیر میں بال اور ایک کوڑی باندھی گئی اور قرض سودی لیکر کھانا کیا گیا - حالانکہ ختنہ میں بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ حجام کو بلاکر ختنہ کرا دیا جائے - اگر مقدرت ہو - تو دوست احباب کی دعوت کردی جائے - ورنہ ضروری نہیں - یہی حال عقیقہ کا ہے کہ ان خرافات کے لئے حکم نہیں ہے - کہ سنت میں بدعت ملا کر بجائے ثواب کے عذاب مول لیا جاوے - اب حال نکاح کا سنئیے - شریعت کا تو صرف یہ حکم ہے - کہ ولی کی رضامندی سے دو گواہوں کی موجودگی میں لڑکی لڑکے کی خواہش سے ایجاب و قبول کرا دیا جائے اور خطبہ پڑھ دیا جاوے - اور جسقدر مقدرت ہو بعد نکاح کے ولیمہ کا کھانا کر دیا جاوے اور مہر موافق حیثیت کے ہونا چاہئیے - مگر اس میں وہ طوفان بے تمیزی ہوتا ہے کہ الامان افسوس یہ کہ نہ لڑکے سے پوچھا جاتا ہے اور نہ لڑکی سے کہ تمہاری بھی مرضی ہے یا نہیں - صریح ظلم اور نا انصافی ہے کہ جنکا کام ہو - جنسے تمام عمر کا سابقہ پڑنا ہے وہی خاموش رہیں نہ عقل اسے گوارا کرتی ہے نہ شریعت دوسری یہ کہ اس رسم میں وہ وہ باتیں کیجاتی ہیں - کہ خدا بچائے +

(باقی آئندہ)

بدعت ثابت نہیں (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

استفتا

سوال ۱ - یارسول اللہ دہائی آپکی + در پہ لائے ہیں دل بیمار ہم
یہ شعر پڑھنا جائز ہے یا نہیں اہلحدیث و علماء ناظرین سے امید ہے - کہ جواب
مدلل دیں گے + (راقم عبدالرحیم از دنیاجلوں)

الجواب - اگر بغرض استمداد و حاجت روائی کے پڑھیگا تو بیشک شرک
ہے اگر بغیر اس نیت کے محض ایک عاشقانہ سوز سے پڑھے تو شرک نہیں گو
ترک بہتر ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شان والا مکان
میں ایسے لفظ کہنے سے منع کر دیا ہے - جس کے معنے ناجائز ہونیکا بھی
احتمال ہے - لا تقولوا راعنا و قولوا انظرنا

سوال ۱ - شراب کے ٹھیکہ کی کمائی جائز ہے - یا ناجائز ؟
۲ - بنک سے سود لینا جائز ہے یا حرام ؟ (راقم محمد خلیل از سیالکوٹ)

جواب ۱ - شراب کی فروخت حرام ہے - اس کا نفع بھی حرام ہے اُسکی
ہر قسم کی لاگ لپیٹ بھی حرام ہے -
۲ - علماء اہلحدیث اس کا جو جواب دیں گے درج کیا جاویگا + (ایڈیٹر)

سوال ۱ - شراب کی تحریم سابقہ ادیان یہود و نصاریٰ میں ہے یا نہیں ؟
۲ - ہاروت ماروت آدمی تھے یا فرشتے ؟ (راقم محمد الدین مدرس ضلع پشاور)

جواب ۱ - شراب کی حرمت تمام دینوں میں ہے - موجودہ تورات
کی کتاب گنتی و باب وغیرہ میں بھی منع پائی جاتی ہے -
۲ - ہاروت ماروت کی نسبت علماء مفسرین کا اختلاف ہے خاکسار کی
رائے یہ ہے - کہ وہ دو آدمی تھے حافظ ابن جریر محدث اور مشہور مفسر
نے بھی انکے فرشتہ ہونے سے انکار کیا ہے نواب صاحب بھوپال نے
بھی اسی قول کو پہلے نقل کر کے ترجیح کی طرف اشارہ کیا - کیونکہ دونوں
صاحب لکھتے ہیں کہ ہاروت و ماروت شیاطین سے بدل ہے کسیقدر
توضیح اسکی تفسیر القرآن بکلام الرحمن عربی کے حاشیے میں فقیر نے
کر دی ہے - ملاحظہ ہو -

سوال ۱ - بے نماز کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں ۲ - قریب المرگ
کا قرآن شریف للہ دینا ثواب ہے یا نہیں ؟ ۳ - کھانا آگے رکھکر
فاتحہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟ (علی محمد از سوہل)

جواب ۱ - بے نماز کے کفر میں اختلاف ہے جن علماء کے نزدیک
وہ کافر ہے وہ تو نہ پڑھینگے - جن کے نزدیک وہ کافر نہیں وہ
پڑھ لیں - خاکسار کی ناقص رائے میں - بے نماز کافر نہیں - اگر وہ
خدا و رسول کے حکموں کو تسلیم کرتا ہے - تو جنازہ پڑھنا چاہئے -
۲ - خیرات کسی وقت بھی کرے ثواب ہے اگرچہ قریب المرگ کم
ہے - کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے موت کے وقت خیرات کرنا
ایسا ہے کہ اپنا پیٹ بھر کر محتاج کو دیوے -
۳ - خلاف سنت ہے - نہ چاہئے -

سوال ۱ - زمانہ آنحضرت میں عورتیں پائجامہ پہنتی تھیں - یا تہ بند
اور کہاں تک زمین کی طرف کپڑے کا سرا رہتا تھا ؟
۲ - درصورتیکہ تہ بند زمین تک ثابت ہو وے تو لہنگا یا سائہ جیساکہ
یورپین پہنتی ہیں - اس میں کیا قباحت ہے - ؟
۳ - مصافحہ ایک ہاتھ سے چاہئے یا دو ہاتھ سے ؟
۴ - نماز عیدین میں کتنی تکبیریں ثابت ہیں ؟ (محمد اسمٰعیل از بیلامپتی)

جواب ۱ - عورتیں تہ بند پہنتی تھیں اور پائجامہ بھی جائز تھا -
حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
عورتوں کو اجازت دی تھی کہ پاؤں سے نیچے ایک بالشت جتنا تہ بند
لٹکتا رہے تاکہ بے ستری نہ ہو - اور اگر ناپاکی کا خوف ہو تو یہ
سمجھیں کہ خشک زمین پر چلنے سے پاک ہو جائیگا -
۲ - یورپین لباس پہننے سے عموماً وہی حدیث مانع ہے جسکے الفاظ
یہ ہیں من تشبہ بقوم فھو منھم یعنے جو کوئی کسی قوم کی سی
صورت اختیار کریگا - اُنہی میں سے ہوگا - کیا ضرورت ہے - کہ
غیر قوموں کا طرز لباس اختیار کیا جاوے - بھلا لیکہ اپنا دیسی لباس
اُس سے اچھا ہے -
۳ - مصافحہ ایک ہاتھ سے بھی جائز ہے - یہ بھی ترمذی میں
ابن مسعود سے منقول تمام التحیۃ الاخذ بالید سلام کا تتمہ ہے - ہاتھ کا
پکڑنا یعنے مصافحہ کرنا جس سے بظاہر ایک ہاتھ معلوم ہوتا ہے صحیح
بخاری میں باب ہے - باب الاخذ بالیدین یعنے دونوں ہاتھوں کا

ahmadimuslim.de

پکڑنا چنانچہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میرا ہاتھ آنحضرت کے دونوں ہاتھوں میں تہا مصافحہ کے اصلی معنے ہیں ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے کے ہاتھ کی ہتھیلی سے ملا دینی۔ ان لغوی معنے اور ترمذی کی روایت کے لحاظ سے ایک ہی ہاتھ کا مصافحہ چاہئے۔ گو علماء کا اس میں اختلاف ہے۔ یہانتک کہ بعض دیندار تو اپنے منشاء کے خلاف مصافحہ کرنیوالے سے بگڑ بیٹھتے ہیں۔ مگر خاکسار کی رائے میں یہ سب نفسانی جوش ہیں

عـ۴ نماز عیدین میں بارہ تکبیریں اہلحدیث کا یہی طریق ہے آٹھ تکبیریں بھی آئی ہیں حنفیہ کا اسپر عمل ہے۔

سوال عـ۱ جن سورتوں کے اخیر میں سوال ہوتا ہے مثلاً والتین کے اخیر میں ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ پڑہنے اور سننے والا دونوں جواب دیں یا صرف پڑہنے والا؟

عـ۲ صغیر سن لڑکی یا لڑکے کا نکاح کرائے تو ایجاب قبول کسطرح کرو نا کحین کے بالغ ہونیپر ایجاب قبول کی ضرورت تو نہیں ؟ (راقم غلام نبی از ضلع لبتی)

جواب عـ۱ وَالتِّیْنِ کی بابت تو یہی فرمایا من قرء یعنے پڑہنے والا جواب دے۔ کہ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ مگر سورہ الرحمٰن کی بابت آنحضرت نے فرمایا۔ کہ میں نے جنوں پر یہ سورت پڑہی تہی۔ تو انہوں نے کیسے اچہا جواب دیا تہا۔ جب میں نے پڑہا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ تو انہوں نے جواب دیا تہا۔ کہ لا بشیئ من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد اِس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کے سوالات جو قرآن شریف میں آتے ہیں اُن کے جواب پڑہنے اور سننے والے دونوں دیں۔

عـ۲ کتب فقہ میں لکہا ہے۔ کہ صغیر سن لڑکے لڑکی کا متولی اگر باپ ہے۔ تو اپنی طرف بہی نسبت کرسکتا ہے۔ یعنے میں نے قبول کیا۔ اور اگر کوئی اور ہے۔ تو لڑکے کی طرف کرے یعنے یہ کہے۔ کہ میں اُس لڑکے کیلئے قبول کرتا ہوں بعد بلوغت نکاح جدید کی حاجت نہیں۔

سوال عـ۱۔ اعمال ایمان کے جزو ہیں یا عوارضات ایمان ہیں؟

عـ۲ مفقود الخبر کی بیوی کتنی مدت کے بعد کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرسکتی ہے؟

عـ۳۔ قعدہ (التحیات) اولی اور ثانیہ میں عورت مرد ایک ہی طرز سے بیٹھیں یا کچہ فرق ہے؟

عـ۴ زید کہتا ہے کہ جمعہ کے روز جبکہ نمازیں مع نماز جمعہ کے فرض ہیں کیونکہ نماز ظہر عبارت النص سے فرض ہوچکی ہے۔ اشارۃ النص سے ساقط نہیں ہوسکتی۔ جمعہ بہی عبارت النص سے فرض ہو مگر ظہر ساقط نہیں اور کہتا ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد آنحضرت کا ظہر پڑہنا ثابت نہیں ہے نفل البتہ پڑہا کرتے تھے

جواب عـ۱ ایمان کے مصداق بظاہر اختلاف ہے بعض علماء تو ایمان اُس صلاحیت کو کہتے ہیں جو ایک مسلمان کے لئے ہونی چاہئے جسکے لئے خدا نے سارے انبیاء علیہم السلام بہیجے اور کتابیں نازل فرمائیں ان معنے سے تو نیک اعمال ایمان کے اجزاء ہیں چنانچہ انہی معنے سے امام بخاری لکہتے ہیں۔ باب قیام رمضان من الایمان صوم رمضان من الایمان الصلوۃ من الایمان بلکہ یہاں تک کہ اتباع الجنائز من الایمان غرض جتنے نیک کام ہیں سب ایمان میں داخل ہیں اسی بناء پر محدثین خصوصاً امام المحدثین امام بخاری شروع کتاب میں فرماتے ہیں الایمان یزید وینقص کیونکہ جب اعمال صالحہ ایمان میں داخل ہیں یہانتک کہ کسی مسلمان کا جنازہ پڑہنا اور راستہ سے تکلیف کی چیزوں کا ہٹا دینا بہی ایمان میں داخل ہیں۔ تو کیا شک ہے۔ کہ جس کسی میں نیک اعمال زیادہ ہونگے۔ اسکا ایمان بہی زیادہ ہوگا۔ اور جسمیں کم ہونگے اسکا ایمان بہی کم ہوگا۔ اگر ایمان سے مراد کوئی یہ کہے کہ صرف دل کے اعتقاد کا نام ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جبرائیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ ایمان کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ ان تومن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتومن بالقدر خیرہ وشرہ (مشکوٰۃ) اس جواب میں آپ نے صرف اونہی باتوں کو ایمان بتلایا ہے جو دل سے تعلق رکہتی ہیں اور قرآن شریف میں بہی ہے۔ کہ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُھُمْ یعنے منافقوں کے دل ایمان نہیں لائے تو اگر ایمان سے مراد ایسا ایمان ہے جو صرف دل کا فعل ہے۔ تو ظاہر ہے کہ ظاہری اعمال اسکے اجزاء نہیں۔ مگر ایسا ایمان مثل درخت بے ثمر ہے نا رزد

عـ۲ مفقود الخبر کی بیوی ساڑہے چار سال بعد نکاح ثانی کرسکتی ہے مفصل اہلحدیث نمبر ۲۳ میں آچکا ہے

عـ۳ دونوں قعدوں میں دونوں مرد و عورت برابر ہیں تفریق کسی آیت یا حدیث میں نظر سے نہیں گذری کتب فقہ میں لکہا ہے کہ اخرجتا رجلیہا

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

افسوس اب کی دفعہ حاجی سخت شاکی آئے ہیں کہ قریباً چار لاکھ روپیہ شریف مکہ نے مدینہ منورہ و حاجیوں سے وصول کر لیا۔ انتظام قافلہ نہ ہو سکنے پر واپس طلب کیا۔ تو ایک پائی نہیں دیا۔ انتظام ایسا خراب کہ مسجد میں پاخانہ پھر اہوا۔ جہاز سے کنارہ تک جس کشتی کے انگریزی علاقہ میں ۲ کرایہ ہے۔ عربی علاقہ میں مبلغ ... لیا گیا۔ علاوہ اسکے کئی طرح کے ظلم بدؤں کی طرف سے بے امنی کوئی پرسان حال نہیں۔ انا للہ۔ شاید سلطان المعظم اس فکر میں ہوں گے کہ جس طرح ہو ریل ایک دفعہ بنجائے تو پھر سختی سے انتظام کریں۔ پھر لطف یہ کہ دوسرے ملک کے باشندوں (افغانوں۔ ایرانیوں۔ مصریوں۔ روسیوں۔ شامیوں جاویوں وغیرہ) کو کوئی کچھ نہ کہے تکلیف ہو۔ تو صرف بیچارے ہندیوں کو ہو۔ کیوں؟ صرف اسلئے کہ انکو بھی معلوم ہے کہ یہ لوگ غلام ہیں۔ غلام بھی ایسے کہ ان کے مالکوں کو بھی ان کی پرواہ نہیں آہ ؎

جوہر تو جو ہیں تھے ملکوتی خصال کے + ہندی بنا کے کیوں مری مٹی خراب کی

افسوس مولوی شیخ عبدالرحمن صاحب ساکن ... ضلع امرتسر فوت ہو گئے مرحوم ایک ایسے نیکدل موحد تھے کہ نومسلموں کے لئے نمونہ تھے جماعت اہلحدیث کو چاہئے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں یا کم از کم دعائے مغفرت ہی کریں ؎ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

امرتسر کے باشندوں کی بدقسمتی سے آجکل ایک تھیٹر کی کمپنی آئی ہوئی ہے۔ جس نے لوگوں کو دیوانہ کر رکھا ہے ہزارہا مخلوق رات کو تماشہ گاہ میں ہوتی ہے۔ کیا علم اور روشنی کا زمانہ یہی ہے۔ ہمعصر وکیل نے رائے دی ہے کہ حکام اس تماشہ کو بند کریں لیکن جب حکام اور حکام کے منہ لگنے والے سب سے پہلے کرسیوں پر جلوہ افروز ہوں گے تو کون کریگا آہ ؎

ہنسے جاتا ہے کہ حاکم سے کرینگے فریاد + وہ بھی کمبخت تیرا چاہنے والا نکلا

شہر اون ملک بہار میں ۲۲ اپریل کو جمعہ کے روز ایک شخص مسلمان ہوا۔ نام عبدالرحمن رکھا گیا۔

افسوس مولانا احمد حسن صاحب فاضل کانپوری فوت ہو گئے مرحوم علوم کے بڑے ماہر تھے آخر عمر میں تصوف میں مستغرق ہو گئے تھے خاکسار کو ان سے تلمذ کا فخر ہے۔ اس قحط الرجال کے زمانے میں بساغنیمت تھے۔ اللہم اغفرلہ

شہر آگرہ میں ایک بہت بڑی آتشزدگی واقع ہوئی ہے جس سے دیسی سوداگروں کا بہت سامال تباہ اور برباد ہو گیا ہے۔

شاہ ایران کی علالت طبع کے باعث تبریز۔ طہران۔ اصفہان اور شیراز وغیرہ امصار میں شورش کے آثار پائے جاتے ہیں۔ (شخصی حکومت کی کرامات)

انگلستان میں خیال کیا جاتا ہے کہ لارڈ کرزن کا بندرگاہ ہل کے وارڈن کا عہدہ منظور کر لینا اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ ولایت جاکر پھر ہندوستان نہیں آئینگے۔

کابل سے آسام اور ادھر کشمیر میں خاصی برفباری ہو گئی ہے۔

سلطنت ٹرکی سکوڈری اور البانیہ کو فوجیں بھیج رہی ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ آسٹریا سرحد پر فوجیں جمع کر رہی ہے۔

یونانی جتھے مقدونیہ میں بڑی شورش برپا کر رہے ہیں اور ایک جتھے نے ٹرکی ٹیکس جمع کرنیوالوں پر حملہ کرکے انہیں مار ڈالا ہے۔ (غفلت کا علاج ہی یہی ہے)

روس نے چین سے پرزور درخواست کی ہے کہ چینی فوج میں جو بہت سے جاپانی افسر ہیں۔ انہیں نکال دیا جائے۔ کیونکہ اندیشہ ہے کہ وہ چینیوں کو جنرل کوروپٹکن کی فوج پر پیچھے سے حملہ کرنے کی ترغیب نہ دیں اور پیچھے سے انکا تعلق نہ قطع کر دیں۔

نامہ نگار ٹائمز اطلاع دیتا ہے کہ روسی جاپانیوں کو مانچوریا میں بڑھ آنے کی جرأت دلائینگے اور دریائے یالو پر کوئی بڑی لڑائی نہ ہوگی۔

بیگم روس نے اپنی افواج مقیم میدان جنگ کو تیار اسباب کے بہت تحائف بھیجے ہیں گرینڈ ڈچز الگزا شاہ روس کی بہن زخمیوں کی نگرانی کے لئے بذات خود میدان جنگ کو روانہ ہونے والی ہیں۔

جاپان نے دو سال کی جنگ کا تہیہ کر لیا ہے (کل یہی ؟)

امیر البحر سکارف کا جانشین امیر البحر سکرائیڈلاف بنایا گیا۔

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de